پندرہ روزہ

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۹۷۳

اخبار الطب کراچی

مرتبہ: حکیم حافظ محمد سعید

جلد نمبر ۲ — یکم اپریل ۱۹۵۶ء — سلسلہ نمبر ۷

فہرست مضامین

بیمار اسپتال	۲
عجیب — متوقع اولاد کا ماں سے زیادہ باپ پر اثر	۲
عسیر العلاج دق	۳
چوزے	۳
غیر کے نطفے سے استقرار حمل جائز ہے	۴
عصبی دردوں کا علاج گرم پانی کے انجکشن سے	۴
مصنوعی باطنی اعضاء	۴
وہمی ہے یا مریض	۴
ماورا بنفشی شعاعیں اور ساک ویکسین	۵
مکھی — جو اندھا کر دیتی ہے	۵
مختصرات	۶
علاج بالخواب	۷

معالجین کے لیے ہمدرد دواخانہ ٹرسٹ مہینے میں دو بار شائع کرتا ہے

بیمار اسپتال

لندن کے رائل فری اسپتال نے جو کہ ۱۸۲۸ء میں کھولا گیا اپنے افتتاح کے صرف چار سال بعد ایک قابل قدر مثال قائم کی یعنی یہ پہلا اسپتال تھا جو متعدی امراض کے مریضوں کو ایسی حالت میں بھی داخل کر لیتا تھا جبکہ دوسرے اسپتال صاف جواب دیدیتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک موقع ایسا بھی آیا کہ ایک متعدی مرض کی وجہ سے اس اسپتال کے دروازے بند کر دیے گئے کیونکہ اس متعدی بیماری نے سارے اسپتال کے اسٹاف کو گھیر لیا تھا۔

سب سے پہلے ایک سماجی کارکن کلیولینڈ بیمار پڑا۔ اس کا مرض غدودی بخار کی قسم کا تھا۔ اس بخار کی تعدی کے متعلق نہایت معمولی واقفیت ہے (شاید اس مرض کا تعلق وائرس سے ہے) یہ دماغی توازن کو خراب کر دینے والا مسلسل بخار ہے لیکن شاذ و نادر مہلک ثابت ہوتا۔ اور پلیگ کی طرح سرعت سے پھیلتا ہے۔ چنانچہ اس بخار نے بہت جلد سارے اسپتال کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اسپتال کی نرسیں بڑی تیزی سے بیمار ہونا شروع ہوئیں۔ پہلے دن دس عورتیں بخار میں مبتلا ہوئیں اور دوسرے دن پندرہ یہاں تک کہ ۵۶ نرسیں اور اسٹاف کے ۲۳ کارکن مرض کا شکار ہو گئے اور اسپتال کے مریضوں کو دوسرے اسپتالوں میں بھیجنا پڑا۔

عجیب — متوقع اولاد کا ماں سے زیادہ باپ پر اثر

باپ بننے کی توقع بیوی سے زیادہ شوہر کو متاثر کرتی، اور ناکارہ بنا دیتی ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ وہ باپ بننے کے لیے تیار نہ ہو۔ اور اگر وہ مسلح فوج میں داخل ہو تو دشمن کی گولی کی طرح اس کو جنگ کی صفوں سے خارج کر دیتی ہے۔ یہ وہ نتائج ہیں جو ماہر امراض دماغ ڈاکٹر کرٹس نے اپنی رپورٹ میں مجلہ طبیہ افواج مسلح کے ایک شمارہ میں شائع کیے ہیں۔

ڈاکٹر کرٹس نے ۳۱ متوقع باپوں کی دماغی اور جذباتی حالت کا معائنہ کیا جن کا نام مریضوں کی فہرست میں درج تھا۔ اکثر باپ پہلی مرتبہ باپ بننے والے تھے۔ اور بعض ۳ یا ۴ یا اس سے زیادہ بچوں کے باپ بن چکے تھے۔ ڈاکٹر نے مریضوں کو الف اور ب دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ ۱۷ آدمیوں کو جماعت الف میں شامل کیا گیا ان کی حالت زیادہ نازک تھی (ان سترہ مریضوں میں سے سات غیر شادی شدہ تھے) جماعت ب میں ۱۴ آدمی شامل تھے ان کی شکایات بھی پہلے گروپ کی طرح تھیں مگر ان سے خفیف تھیں۔

ان دونوں گروپوں کے علاوہ ڈاکٹر کرٹس نے چودہ اور فوجیوں کا معائنہ کیا جو باپ بننے والے تھے لیکن ان کا نام بیماروں کی فہرست میں شامل نہیں تھا۔ پتہ چلا کہ ان کی حالت بھی داخل فہرست مریضوں سے مختلف نہیں تھی۔

گروپ الف کے سترہ آدمیوں میں سے نو کی سابقہ روئداد صحت سے پتہ چلتا تھا کہ وہ اس قدر ذکی الحس ہیں کہ ٹوپ زمین پر گر جانے سے بھی مشتعل ہو جاتے ہیں۔ پانچ دوسرے مریض ایسے تھے جن کی حالت مرض شیزوفرینیا (Schizophrenia) سے کے

مشابہ تھی۔ پندرہ کی حالت ایسی تھی کہ متوقع بچے کو مسترد کر دینا چاہتے تھے۔ اس گروپ کے آدمیوں کی جذباتی حالت خللِ اعصاب کے شدید مریضوں یا نفسیاتی مریضوں کی تھی۔ ان میں سے پندرہ اس قدر پریشان اور چڑچڑے ہو چکے تھے کہ وہ نوکری کے قابل نہیں رہے تھے۔ آٹھ کی حالت ایسی تھی کہ ان کی ہمت جواب دے چکی تھی ان میں سے دو نے خودکشی کر لی۔ ان آدمیوں میں معمولی حوادث سے چونک جانے، خرابی ہضم اور مراق کی علامات پائی جاتی تھیں ان میں سے آٹھ نے بکثرت شراب پینی شروع کر دی بقیہ سرکش اور شوریدہ پشت ہو گئے اور پیچھے پہاڑ پر چلے گئے۔ بالآخر ۳ آدمیوں کا کورٹ مارشل ہوا اور آٹھ عدول حکمی کے جرم میں برخاست کر دیے گئے۔ ایک آدمی نے فوری طور پر شادی کر لی لیکن قروح امعا کے شدید درد کی بنا پر اس کا نام ملازمت سے خارج کر دیا گیا۔

گروپ ب میں زیادہ تر عورتوں کے مثل ذکی الحس افراد شامل تھے۔ بعض کی بھوک مر گئی تھی اور بعض نے دو آدمیوں کے برابر کھانا شروع کر دیا تھا حتیٰ کہ ایک شخص کے وزن میں ۵۰ پونڈ کا اضافہ ہو گیا۔ اس گروپ میں بھی قبض اور کبھی دست کی شکایت عام تھی اسی طرح یہ لوگ دردِ سر اور دورانِ سر میں بھی مبتلا رہتے تھے۔ بعض کو اُبلوں کی شکایت ہو گئی تھی۔ وہ لوگ جو مریضوں کی فہرست میں شامل نہیں تھے ان کی حالت بھی مذکورہ بالا مریضوں کی تھی۔ صبح کے وقت ان کی طبیعت خراب رہتی تھی لیکن ان لوگوں کو دردِ سر اور دورانِ سر کی شکایت نسبتاً خفیف تھی۔ دو آدمی متوقع حوادث سے خائف رہتے تھے اور ۳ نے شراب پینی شروع کر دی تھی۔ ڈاکٹر کرٹش کو بڑا تعجب اس بات پر تھا کہ اس کے سامنے پیش ہونے سے پہلے جب باپ بننے والے مریض دوسرے ڈاکٹروں کے سامنے پہنچے تو ان میں سے کسی کو بھی یہ شبہ پیدا نہیں ہوا کہ ان کا مرض "متوقع پدریت" ہے۔

آخر میں ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ افواج میں اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ حوادث اور خود اپنے آپ کو زخمی کر لینے کے کتنے کیسوں میں متوقع باپ ہونے کا دخل ہوتا ہے۔

عسیر العلاج دق

جو قاتلِ جراثیم دوائیں آجکل دق کے علاج میں مستعمل ہیں کچھ جراثیم ان کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر دوا ان پر کوئی اثر نہیں کرتی اس لیے یہ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ جدید اور عسیر العلاج دق کا ایک مرض شروع ہو جائے گا جس پر کوئی دوا اثر نہیں کر سکے گی لیکن نیویارک کے محکمۂ صحت کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دس فیصد مریضوں میں ایسے جراثیم ملتے ہیں جن میں بعض دواؤں کے خلاف قوتِ مناعت پیدا ہو چکی ہے لیکن یہ مناعت انھیں دواؤں کے خلاف ہے جو وہ استعمال کر چکے ہیں۔ اور دوسری قسم کی دوائیں ان پر بے اثر ثابت نہیں ہوتیں

چوزے

ایسٹر کی تقریب کے موقع پر بچوں کے لیے بریاں چوزے بھی تحفہ کے طور پر بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن مینسوٹا کے ڈاکٹروں نے تجربہ کے بعد معلوم کیا کہ یہ خطرناک تحفہ ہے گزشتہ سال بارہ افراد جن میں سے چھ ایک سال سے کم عمر کے بچے تھے تحفہ کے چوزوں کو کھا کر آنتوں کی بیماریوں اور بخار میں مبتلا ہو گئے۔ پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگا اور متلی وقے کی شکایت پیدا ہو گئی۔ امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ چوزے جراثیمی مرض میں مبتلا تھے۔

اخبار الطب، کراچی

غیر کے نطفہ سے استقرارِ حمل جائز ہے

امریکہ میں ڈاکٹروں کی مختلف انجمنوں نے طے کیا ہے کہ اگر ڈاکٹر اور زوجین متفق ہوں تو شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے مادہ تولید کو حاصل کر کے استقرارِ حمل کرایا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے عقم کا جائزہ لینے والی امریکن سوسائٹی کے ارکان نے اس تجویز کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن رومن کیتھولک عیسائیوں کے علاوہ دوسرے لوگ آزادی کے ساتھ اس تدبیر پر عمل پیرا تھے۔ اب ۸ رائیوں کے مقابلہ میں ۹۰ رایوں کی اکثریت کے ساتھ یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے کہ اخلاقی اعتبار سے استقرارِ حمل کا یہ طریقہ بالکل مستحسن ہے۔

عصبی دردوں کا علاج گرم پانی کے انجکشن سے

فلیڈلفیا کے ڈاکٹر جیگر (Jaeger) کا بیان ہے کہ پیشانی کے پیچھے اعصاب کے گچھے میں محض گرم پانی کا انجکشن کر کے انتہائی شدید درد کو رفع کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے بتلایا کہ بعض اقسام کے عصبی دردوں کے مریض اس قدر نحیف ہوتے ہیں کہ وہ جراحی کی تاب نہیں لا سکتے اور اکثر تدابیرِ علاج سے صرف قلیل عرصہ کے لیے درد میں افاقہ ہوتا ہے اسلیے ڈاکٹروں پر سے مریضوں کا اعتقاد اٹھ گیا ہے۔

معمولی تخدیر کے بعد رخسار سے کھوپڑی کی ہڈی تک ایک سوئی داخل کی جاتی ہے اور سرجن ایکسرے سے اس کی رفتار کو دیکھتا رہتا ہے اور جب سوئی دماغ میں عقدۂ جاسر عصبی (Gasserian ganglion) تک پہنچ جاتی ہے تو سرجن ۱۵۸ (ف) ڈگری کا گرم پانی داخل کر دیتا ہے۔ اس عمل سے حسی اعصاب مردہ ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر جیگر نے وجع الوجہ (Tic douloureux، ایک قسم کا شدید اعصابی درد جس کی وجہ سے چہرے کے عضلات میں سکڑنے کی اضطرابی حرکت ہوتی ہے) کے ۴۳ مریضوں میں سے ۴۲ مریضوں کا کامیابی کے ساتھ علاج کیا۔ اور سرطان الوجہ (چہرہ کے سرطان) کے بعض مریضوں پر بھی یہ علاج موثر ثابت ہوا۔

مصنوعی باطنی اعضاء

مصنوعی باطنی اعضاء کی امریکن سوسائٹی کی پہلی سالگرہ کے موقع پر بتلایا گیا ہے کہ چار تیس ریوی (Heart - lung) مشینیں اور ۹۰ مصنوعی گردے امریکا میں ایسے مریضوں پر استعمال کیے جا رہے ہیں جو جراحی کے دوران میں یا نظامِ جسم کے مسموم ہو جانے کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں۔ سوسائٹی کی سالگرہ کے موقع پر سوسائٹی کے صدر نے ایک مصنوعی گردہ فروخت کے لیے پیش کیا جسکی قیمت تقریباً ۱۵ ڈالر بتائی گئی۔

وہمی ہے یا مریض؟

معالجین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ان کے تقریباً نصف مریضوں کی علامات مرض کی اصل محض وہم ہوتا ہے یا جذبات کی کارفرمائی لیکن یہ کیسے تشخیص کیا جائے کہ کس کو کیا ہے؟ ڈاکٹر لورشن نے نفسیاتی الاصل بیماریوں کی علامات کی ایک فہرست مرتب کی ہے جس سے تشخیص میں مدد لی جا سکتی ہے۔ مثلاً:-

مبالغہ — مریض جو درد سر کی نوعیت یہ بیان کرتا ہو کہ میرے پولے سر میں آفت ہے اور میں اسے ہر وقت اور ہمیشہ محسوس کرتا ہوں۔ مرض کی ایک مرتب فہرست - ایک صرف نفسیاتی مریض نے ۸۰ صفحات میں اپنے مرض کی ہسٹری لکھ کر پیش کی۔

اخبار الطب۔ کراچی

بھورے بالوں والی عورتیں جو کیمیاوی لوشنوں سے بالوں کو سفید کرلیتی ہیں (ان میں وہ عورتیں شامل نہیں ہیں جو نمائش یا ماڈل کے طور پر کام کرتی ہیں) یا وہ عورتیں جو اپنے ابرو کے بال نوچ کر پنسل سے بھویں بناتی ہیں۔

وہ لوگ جو گھر میں تاریک یا رنگین شیشے کا چشمہ لگاتے ہیں۔

پلکوں کو جلد جلد جھپکانا ـــــ صرف اختناقی میلان رکھنے والی عورت ہی ایسا کرسکتی ہے۔

ڈاکٹر لوشن کہتے ہیں کہ صرف یہی علامتی اشارات بجائے خود نفسیاتی عمل کو ثابت نہیں کرتے۔ ڈاکٹر موصوف بعض علامات کو خصوصیت کے ساتھ قطعی خیال کرتے ہیں مثلاً وہ کہتے ہیں کہ تاریک یا رنگین چشمہ لگانے والے بہت زود حس اور چڑچڑے ہوتے ہیں۔ ذرا سی بات سے برافروختہ ہوجاتے ہیں۔ دھندلی روشنی بھی انہیں بدحواس کردینے کے لیے کافی ہوتی ہے بشیہ بھی عورتوں کی جذباتی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر کوئی عورت کہے کہ اس کا شوہر دنیا کا عجیب ترین انسان ہے تو اس میں اس کے اپنے جذبات کو دخل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر لوشن کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جائے تو میرا نام اور عہدہ بتلانے کے سوا ڈاکٹر سے میرے متعلق کچھ نہ کہے۔

ماورا بنفشی شعاعیں اور ساک ویکیسن

گزشتہ جون میں ساک کی تلقیح کی مہم میں جو بحران واقع ہوا اس کے بعد سے پارک ڈیوس اینڈ کمپنی نے ویکیسن کی تیاری قطعاً روک دی ہے۔ اور اس کے بعد سے اس نے ایک قطرہ دوا بھی برآمد نہیں کی ہے۔ اس کی وجہ کمپنی نے یہ بتلائی ہے کہ وہ ویکیسن کی تیاری میں ماورا بنفشی شعاعوں کا تجربہ کر رہی ہے۔ اس کے استعمال سے ویکیسن کے محفوظ اور بے ضرر ہونے کی زیادہ ضمانت دے سکے گی نیز اس کی تاثیر میں اضافہ بھی ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں فارمل ڈی ہائڈ کم استعمال کرنا پڑے گی۔ جو بعض اوقات قشیات کو اتنا نقصان پہنچا دیتی ہے کہ ویکیسن بالکل بے اثر ہوکر رہ جاتی ہے۔

مکھی ـــــ جو اندھا کردیتی ہے

خط استوا کے قریب دریائے میوکیبی کی وادی میں فرانسیسی علاقہ کے اندر ردی کے زرخیز کھیت ویران اور بن جنگل پڑے ہیں ایک زمانہ میں چالیس ہزار افریقی کسان ان کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ اب اس جگہ صرف مٹھی بھر انسان پائے جاتے ہیں جنمیں اکثریت اندھوں کی ہے۔ وادی کے تقریباً تمام باشندے نابینا کردینے والی مکھیوں کے خوف سے بھاگ چکے ہیں۔

اس مکھی نے عرصہ سے اس علاقہ میں تباہی مچا رکھی ہے۔ یہ مکھی دریاؤں کے کناروں پر پیدا ہوتی ہے۔ نابینا کردینے والی مکھی جب کاٹتی ہے تو ایک خوردبینی جرثومہ کو خون میں داخل کردیتی ہے جس کے نتیجہ میں جلد کے نیچے دانے نکل آتے ہیں اور آنکھوں میں ایسی خرابی پیدا ہوتی ہے جو بالآخر مریضوں کو اندھا کردیتی ہے۔ فرانسیسی افسروں کا اندازہ ہے کہ اس علاقے کے دو لاکھ باشندے اس بیماری میں مبتلا ہیں جن میں سے پانچ ہزار قطعی نابینا ہوچکے ہیں۔

ہوائی حملہ:- چونکہ وادی دریائے میوکیبی کے تقریباً ساٹھ فیصد باشندے اس مرض کا شکار ہیں اس لیئے فرانسیسی حکومت نے دو لاکھ پچاس ہزار ایکڑ کے ایک محدود علاقہ کو ان خطرناک مکھیوں سے آخر دم تک جنگ کرنے کے لیے منتخب کیا۔ دس فرانسیسی سائنس دانوں کی جماعت ڈاکٹر ریمنڈ کمپانا کی قیادت میں اس علاقہ میں داخل ہوئی ان کے ساتھ دس دیسی نرسیں اور دو ہیلی کوپٹر بھی تھے

افریقی باشندے مکھیوں کی وبا سے اس قدر خوف زدہ تھے کہ سفیدفام ڈاکٹروں سے انھیں جو روایتی خوف تھا اس کا بھی اس موقع پر مظاہر نہیں ہوا۔ اس جماعت نے چالیس دن میں چونتیس ۳۴ ہزار آدمیوں کا معائنہ کیا اور چوبیس ۲۴ ہزار آدمی کسی نہ کسی درجہ میں مرض میں مبتلا پائے گئے۔

سفری خیموں اور دیسی جھونپڑوں میں صبح سے شام تک کام کیا۔ اور کبھی شام کے بعد بھی ٹرک کی بتیوں کی روشنی میں کام کیا گیا۔ ان لوگوں کے پاس صرف ایک ہی ٹرک تھا۔ اندھے پن سے بچانے کے لیے تین ہزار سات سو جراحی عملیات کیے گئے۔ اور ہزاروں افراد کو جن میں مرض کی علامات پائی گئیں انجکشن اور گولیاں دی گئیں۔

اسی دوران میں ہیلی کوپٹر کا عملہ مکھیوں سے برسرپیکار رہا۔ بار بار نہایت تیز قابل جراثیم سیال چھڑکے گئے اور مکھیوں کے انڈوں بچوں کو ہلاک کرنے کے لیے ندی کی سطح پر دوائیں ڈالی گئیں۔

برہنہ ٹانگ :۔ دوائیں چھڑکنے کی چالیس روز کی مدت میں مکھیوں کی تعداد کی کمی وبیشی کو معلوم کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ مہم کی پارٹی کا کوئی ایک فرد اپنی ٹانگ یا بازو کو ایک معینہ مدت تک برہنہ کر دیتا اور پھر اس میں جتنی جگہ مکھیاں ڈنک مارتی تھیں ان کو گن لیا جاتا تھا اس کے بعد فوری طور پر اس شخص کا علاج کیا جاتا تھا۔ شروع میں تقریباً ایک دن میں چار سو بیس شمار کیے جایا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ تعداد گھٹتی چلی گئی۔ چالیس دن کے بعد سارے دن ٹانگ یا بازو برہنہ رکھنے باوجود ایک جگہ بھی کاٹنے کا نشان نہیں ہوتا تھا۔ مچھر اور دوسری قسم کے ضرر رساں کیڑوں کا بھی صفایا ہو گیا۔

آخری ہفتہ میں دریائے میبوکیبی کی وادی پہلی مرتبہ زہریلی مکھیوں سے پاک ہو چکی تھی۔ دیسی باشندے اپنے گھروں کو واپس آنے لگے۔ مرض کی حضانت کی میعاد کو ختم ہونے میں کئی ماہ اور لگیں گے اس کے بعد یقین کے ساتھ کہا جا سکے گا کہ وادی کو اس مصیبت سے نجات مل گئی۔

مہم کے فوری نتائج اس قدر حوصلہ افزا ہیں کہ فرانس کی نوآبادیاتی حکومت دوسرے مقامات پر مکھیوں کو ہلاک کرنے کے لیے ایک بڑی مہم کا پلان تیار کر رہی ہے۔

مُختصرات

بوسٹن کی ایک لیبوریٹری نے جو خون کی اقسام کا امتحان کرتی ہے ریڈیو کے سائز کی برابر ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کا نام ارتھمومیٹر (Arithmometer) رکھا گیا ہے۔ یہ مشین خون کے ذرات کو شمار کرتی ہے۔ یہ مشین انسانی دماغ و نظر کی طرح خطا نہیں کرتی اور پانچ منٹ کا کام ایک منٹ میں انجام دیتی ہے۔

واشنگٹن ہیلتھ کونسل نے موت کے اسباب پر اعداد و شمار ...... جمع کرنے کے بجائے اس چیز کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے کہ لوگ ڈاکٹروں کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ جائزہ سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی سال میں اوسطاً پانچ مرتبہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے پاس مریضوں کے جانے کی سب سے عام وجہ مرض کی روک تھام ہوتی ہے۔ ایسے مریض کل مریضوں کا چھٹا حصہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ قلب اور شرائین کے امراض سے سب سے زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں لیکن ڈاکٹروں کے پاس پہنچنے والے مریضوں میں ان کا نمبر چوتھا ہے اور دماغی امراض والوں کا پانچواں۔

سویڈن کے گیارہ سبزی خور جن کی عمر ۲۶ سال سے لے کر ۴۴ سال تک تھی اپنی قوتِ برداشت اور خوش خوراکی، کو ثابت کرنے کے لیے روزہ رکھ کر ۳۰۰ میل تک پیدل چل کر گئے۔ ان لوگوں نے راستہ میں صرف سادہ پانی پیا اور کسی قسم کی غذا استعمال نہیں کی۔ صرف

دو آدمی کامیابی کے ساتھ منزلِ مقصود پر پہنچ سکے۔ پہلا شخص نو دن کے بعد نقاہت سے گر پڑا۔ اس مہم میں ان لوگوں کا وزن کم و بیش ۱۷ پونڈ کم ہو گیا۔

مرگی (صرع) کے دورہ سے ایمائل ڈان کی موت واقع ہو جانے کی وجہ سے اس مرض کے مریض بہت پریشان ہیں چنانچہ امریکہ کے ڈاکٹروں نے مرگی کے مریضوں کو اطمینان دلانے کے لیے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس مرض سے شاذ و نادر ہی ہلاکت تک نوبت پہنچتی ہے۔ پانچ میں سے چار مریضوں کے دوروں کو روکا جاسکتا ہے ورنہ کم ضرور کیا جاسکتا ہے۔

شمالی ہندوستان میں بچوں کے اندر ایک پراسرار وبا پھیلنے کی اطلاع ملی ہے جس سے ۱۱۸ اموات ہو چکی ہیں۔ قیاس کیا گیا ہے کہ یہ وبا مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتی ہے۔ اور آزمائشی طور پر مچھروں اور مکھیوں کو مارنے کی مہم بڑے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہے۔

علاج بالخواب

ایک نئی تکنیک، جس کا نام ڈاکٹروں نے "طویل نیند" رکھا ہے، بہت سے ملکوں میں انقلاب انگیز سمجھی جا رہی ہے۔ یہ وہ ممالک ہیں، جہاں غیر منقطع اور مسلسل نیند کے شفا بخش اثرات کے تجربات کیے گئے ہیں۔ اس نئی تکنیک کا طریق کار یہ ہے کہ مریض کو سونے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اور اس نیند کے دوران میں مریض کی ساری شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ چاہے وہ بے خوابی ہو، گنٹھیا ہو یا دمہ ہو۔

ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ ابھی خواب کی معالجاتی قدر و قیمت تحقیقات کی محض ابتدا ہے۔ بہت ممکن ہے مستقبل قریب ہی میں نیند اکسیرِ اعظم ثابت ہو۔

یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ آرام اور نیند روبہ صحت ہونے کے زمانے میں بہت نفع بخش ہوتی ہے اور بعض عارضوں میں اس کی مدد سے مکمل صحت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن طبی سائنٹسٹ علاج بالخواب کی طرف حال ہی میں رجوع ہوئے ہیں۔

مریض پر مصنوعی اور طویل نیند طاری کر دی جاتی ہے، اس لیے کہ اس کے جسم اور دماغ کا مقررہ کام بہت دھیما پڑ جائے اور اس کو خارجی ذریعوں کے مقابلہ میں داخلی ذریعوں سے صحت حاصل ہو جائے۔

انگلستان میں سیکڑوں ڈاکٹر مسلسل تخدیر کے ذریعہ نہ صرف عصبی بلکہ جسمانی عارضوں کا بھی علاج کر رہے ہیں۔ مریض کو سوڈیم امتنال یا کسی اور دوا کے ذریعہ سلا دیا جاتا ہے اور اسے کئی کئی دن تک اور ضرورت ہوئی تو ہفتہ دو ہفتے تک غافل سلائے رکھتے ہیں۔

خواب کے دوران میں عصبی تناؤ دور ہو جاتا ہے اور وہ تھکن، جو زیادہ کام کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے، آرام کی مدد سے جاتی رہتی ہے۔ اسی لیے جو صحت اس ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے، وہ قدرتی سی معلوم ہوتی ہے۔

بی کاٹن، انگلستان کا مشہور ہیڈ ماسٹر حد سے زیادہ محنت کی وجہ سے شل ہو کر رہ گیا تھا۔ اسے ایک ہفتہ تک محوِ خواب کر دیا گیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو یہ محسوس کرنے لگا، جیسے وہ نہ صرف بالکل تن درست اور چست ہے، بلکہ ایک نیا انسان بن گیا۔

جرمنی میں جو نتائج اس طریقۂ علاج کے نکلے ہیں، وہ طبی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہیں۔ اس ملک میں ماہرین علاج بالخواب قلب کے مریضوں کا، خون کے دباؤ کا، وجع مفاصل کا، گردوں کے عارضوں کا علاج مسلسل نیند کے ذریعہ بہت کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ایک ماہر علم الاعصاب کا بیان ہے کہ ایک بوڑھا آدمی پرانے دمہ کے مرض میں مبتلا تھا۔ اس نے اسے متواتر گیارہ دن تک سلائے رکھا اور اسے اس مرض سے نجات مل گئی۔

سوویت یونین میں جہاں کئی سال سے علاج بالخواب کے تجربات کیے جا رہے ہیں، ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مسلسل خواب کے ذریعہ آنتوں

اخبار الطب۔ کراچی

اور معدہ کے ناسور کے علاج میں پورے طور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ روس ہی سے یہ خبر بھی آئی ہے کہ وہاں ایک عجیب غریب آلہ ایجاد کیا گیا ہے، جسے "خواب کی مشین" کہتے ہیں۔ دواؤں کے بجائے اس مشین کے ذریعہ مریض کو کافی عرصہ تک سلایا جاسکتا ہے۔ یہ مشین جس کا نام "رپ وان ونکل" پڑ گیا ہے، مریض کے دماغ پر ایک ہلکی سی کمزور برقی رو ڈالتی ہے۔ یہ رو کھوپڑی پر چھوٹی چھوٹی گدیاں رکھ کر ان میں سے گزاری جاتی ہے۔ مریض آنکھوں کے اوپر ایک ہلکا سا اہتزاز اور پپوٹوں کے اندر معمولی سی چبھن محسوس کرتا ہے اور بس۔

پروفیسر کر بکوو برطانوی طبی جرنل لانسٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "وہ لوگ بھی، جو مزمن بے خوابی میں مبتلا ہوتے ہیں، اس آلہ کے ذریعہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر سو جاتے ہیں۔ اکثر مریضوں کے ساتھ تو یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں نیند آئی، برقی رو بند کر دی جاتی ہے، لیکن بے خوابی کے مریضوں کے لیے اسے کھلا رکھتے ہیں۔

"خواب کی مشین" لوگوں کو طویل عرصہ تک سلائے رکھنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور بہت ممکن ہے کہ آگے چل کر علاج بالخواب کی بنیاد اسی پر قائم کی جائے۔ روس میں اس مشین کے ذریعے ان لوگوں کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا گیا ہے، جو دماغی امراض میں مبتلا تھے۔ طویل نیند ان کیلیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

مختلف ممالک کے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں نیند کے متعلق بہت سے انکشافات کی توقع ہے۔ نیند ابھی تک ایک طبعی چیستاں بنی ہوئی ہے۔ ابھی تو نیند کے معالجاتی اثرات کے تجربات ہو رہے ہیں، لیکن اس کا امکان بھی قوی ہے کہ خود نیند کی ماہیت کے متعلق بھی اہم معلومات حاصل ہو جائیں۔

سویڈن میں طویل نیند کی ایک دوسری تکنیک پر کامیابی کیساتھ عمل کیا جا رہا ہے۔ ایک چھ سال کی لڑکی انائی ارکن ووسٹ موٹر کے حادثہ کا شکار ہو گئی تھی۔ اس کا علاج طویل نیند کے ذریعہ کیا گیا اور اس میں بڑی کامیابی ہوئی۔ اسی وقت سے سویڈن میں علاج بالخواب کے تجربات شروع ہو گئے۔ یہ تکنیک سب سے پہلے فرانس میں دوسری جنگ عظیم کے دوران میں شروع کی گئی اور نیند لانے کے لیے ایک دوا ہبرنل سے مدد لی گئی۔ اسی دوا کے انجکشن انائی کے لگائے گئے۔ اس کی کھوپڑی ایک حادثہ میں پھٹ گئی تھی۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، ہبرنل (سرد کرنے والی) مریض کے تمام احساسات کو سرد کر کے محو خواب کر دیتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں مریض پر سرد خواب کی حالت طاری کر دی جاتی ہے بالکل ایسے ہی، جیسے بعض ملکوں میں ریچھ یا خارپشت پر موسم سرما میں طاری ہوتی ہے۔ اس دوا کا اثر یہ ہوتا ہے کہ مریض کا سارا نظام جسمانی سست پڑ جاتا ہے۔ صرف اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ دل کی حرکت بند نہ ہو جائے۔

انائی کے جو انجکشن لگایا گیا تھا، اس کے اثر سے وہ ستر دن تک سوتی رہی اس دوران میں نقل خون کا عمل برابر جاری رہا۔

اس طویل نیند کے دوران میں انائی اس طرح آرام و راحت سے سوتی رہی، جیسے ایک بچہ سوتا ہے۔ پھر بھی کوئی یقین کیساتھ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ تن درست ہو جائے گی، ڈاکٹروں کو اسوقت تک انتظار کرنا پڑا، جب اسے خواب سے بیدار کیا گیا۔ ڈاکٹر گرٹ وان سنڈو اس ہسپتال کے سرجن ہیں جہاں انائی کا علاج کیا گیا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہبرنل کے اثر سے اس کا درجہ حرارت معمول سے بہت کم ہو گیا تھا اور اس کی زندگی اپنے کم سے کم درجہ پر تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ باوجود اسکے کہ پھٹی ہوئی خون کی نالیوں سے حاصل ہونیوالی آکسیجن کی مقدار بہت کم ہو گئی تھی، دماغ کے نازک خلیے زندہ رہے۔ ننھی انائی کی طویل نیند طب کی تاریخ میں مصنوعی ذرائع سے طاری کی جانیوالی سب سے طویل عرصہ کی نیند تھی۔ وہ بالکل تن درست ہو گئی اور اب اس کی سب دماغی قوتیں پورے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اگر طویل نیند کے ذریعہ علاج نہ کیا جاتا تو شاید وہ زندہ بھی نہ رہ سکتی اور اگر بالفرض محال وہ زندہ رہ بھی جاتی تو یہ امر یقینی ہے کہ اس کا دماغ بے کار ہو جاتا۔

غرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب ہی میں اکثر امراض کا علاج طویل نیند کے ذریعہ کامیابی کیساتھ کیا جائے گا اور سارے ہسپتال خواب گاہیں بن جائیں گے۔

(از ہمدرد صحت)

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس میں چھپوا کر دفتر "اخبار الطب" ہمدرد منزل کراچی سے شائع کیا